السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں مسجد میں بعض بھائیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ نماز پڑھتے ہوئے بڑی کثرت کے ساتھ حرکت کرتے ہیں یا اپنا ایک قدم امام کی طرف آگے بڑھا دیتے ہیں گویا وہ نماز میں نہیں بلکہ سڑک پر کھڑے ہوں کیا اس سے نماز باطل ہو جائے گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں حرکت کے بارے میں اصول یہ ہے کہ یہ ضرورت ہو تو مکروہ ہے تاہم حرکت کی پانچ قسمیں ہیں (1) حرکت واجب (2) حرکت حرام (3) حرکت مکروہ (4) حرکت مستحب اور (5) حرکت مباح۔ حرکت واجب وہ ہے جس پر صحت نماز موقوف ہے مثلاًیہ کہ اپنے رومال میں کوئی گندگی دیکھے تو واجب ہے کہ اس کے ازالہ کے لئے حرکت کرے اور رومال اتار دے اس کی دلیل یہ ہے کہ :

[لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ جبرئیل وہو یصلی بالناس فاخبرہ ان فی نعلیہ اذی فخلعھما صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی صلاتہ واستمر فیھا) (سنن ابی داود)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے انہوں نے بتایا کے آپ کے جوتوں میں گندگی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت نماز ہی میں انہیں اتار دیا اور نماز کو جاری رکھا۔"

یا مثلاً یہ کہ کوئی شخص اسے بتائے کہ وہ قبلہ رخ نہیں ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ حرکت کرکے قبلہ رخ ہو جائے حرکت حرام سے مراد وہ حرکت ہے جو بلا ضرورت کثرت کے ساتھ مسلسل حرکت کی جائے کہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور جس سے نماز باطل ہو جائے وہ فعل حلال نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات سے مذاق کرنے لے مترادف ہے حرکت مستحب وہ ہے جو نماز میں کسی امر مستحب کے لئے کی جائے مثلاً صف سیدھی کرنے کے لئے حرکت کرے یا اپنے سامنے کی صف میں خالی جگہ دیکھے تو حالت نماز ہی میں آگے بڑھ کر اس خالی جگہ میں کھڑا ہو جائے یا صف سمٹ رہی ہو اور اس کی تکمیل کے لئے حرکت کی جائے یا اس طرح کی کوئی اور حرکت جو فعل مستحب کے لئے کی جائے تو یہ بھی مستحب ہوگی کیونکہ یہ حرکت تکمیل نماز کے لئے ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ :

(لما صلی ابن عباس رضی اللہ عنہ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام عن یسارہ اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براسہ من ورائہ فجعلہ عن یمینہ) (صحیح بخاری)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رات کو نماز پڑھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑے ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے سر کے پیچھے کے حصہ کی طرف سے پکڑا اور اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا حرکت مباح وہ ہے جو کسی ضرورت کی وجہ سے تھوڑی سی یا ضرورت کے لئے زیادہ حرکت کی جائے حاجت کے لئے تھوڑی سی حرکت کی مثال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی نواسی امامہ بنت زینب کو اٹھا کر نماز پڑھانا اور سجدہ کرتے ہوئے اتار دینا ہے بوقت ضرورت حرکت کثیرہ کی مثال حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے :

حـٰفِظوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلوٰةِ الوُسطىٰ وَقوموا لِلَّهِ قـٰنِتينَ ٢٣٨ فَإِن خِفتُم فَرِجالًا أَو رُكبانًا فَإِذا أَمِنتُم فَاذكُرُوا اللَّهَ كَما عَلَّمَكُم ما لَم تَكونوا تَعلَمونَ ٢٣٩ ... سورة البقرة

"(مسلمانو) سب نمازیں خصوصاً بیچ کی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرتے رہو اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیادے یا سوار (جس حال میں ہو نماز پڑھ لو) پھر جب امن (واطمینان) ہو جائے تو جس طریق سے اللہ نے تم کو سکھایا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے اللہ کو یاد کرو۔"

جو شخص نماز پڑھ رہا اور چل رہا ہے تو بے شک یہ عمل کثیر ہے لیکن چونکہ یہ ضرورت کے لئے ہے اس لئے مباح ہے اور اس سے نماز باطل نہ ہوگی حرکت مکروہ وہ ہے جو ان مذکورہ بالا قسموں کے علاوہ ہو اور حرکت کے سلسلہ میں اصول یہ ہے جس کی تفصیل مذکورہ بالا سطور میں بیان کر دی گئی ہے لہذا اس اصول کی بنیاد پر ہم ان لوگوں سے کہیں گے جنہیں ہمارے اس سائل بھائی نے نماز میں حرکت کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ لوگو! تمہارا یہ عمل مکروہ ہے تمہاری نماز کو ناقص کرنے والا ہے ہم میں سے ہر شخص آج نماز پڑھنے والوں کو دیکھتا ہے کہ ان میں سے کوئی اپنی گھڑی کوئی اپنے قلم کوئی اپنے جوتے کوئی ناک کوئی داڑھی اور کوئی کسی چیز کے ساتھ کھیل رہا ہوتا ہے یہ سب حرکت مکروہ کی قسمیں ہیں اور اگر یہ حرکت کثرت کے ساتھ اور تسلسل کے ساتھ ہو تو پھر یہ حرکت حرام ہوگی اور اس سے نماز باطل ہو جائے گی اس طرح نماز پڑھتے ہوئے ایک پاؤں کو دوسرے کہ آگے بڑھانا بھی جائز نہیں ہے بلکہ سنت یہ ہے کہ دونوں پاؤں برابر ہوں بلکہ تمام نمازیوں کے پاؤں برابر اور مساوی ہوں کیونکہ صفوں کی برابری امر واجب ہے جس کے بغیر چارہ ہی نہیں اگر لوگ صفوں کو برابر نہ کریں گے تو گناہ گار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان ہوں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفوں کو درست فرماتے اور ان کے سینوں اور کندوں کو ہاتھ لگا کر درست فرماتے تھے نیز فرماتے تھے آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور اس مسئلہ کو سمجھ لینے کے بعد ایک دن آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے آگے بڑھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا :

(عباد اللہ لتسون بین صفوفکم اولیخالفن اللہ بین وجوہکم) (صحیح بخاری)

"اے اللہ کے بندو! تم ضرور اپنی صفوں کو سیدھا رکھو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے چہرو کو مختلف کر دے گا۔"

اہم بات یہ ہے کہ صفوں کی برابری ضروری ہے اور امام اور مقتدیوں کی ذمہ داری بھی ہے امام کو چاہیئے کہ وہ صفوں کا جائزہ لے اور انہیں سیدھا کرے مقتدیوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی صفوں کو سیدھا رکھیں اور خوب مل جل کر کھڑے ہوں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص379

محدث فتویٰ